عہد مکی کے معجزات نبوی کے دعوتی و تبلیغی مضمرات کا مطالعہ

(A Study of the Missionary Implications of Prophetic Miracles of Meccan age)

* نور زمان
** ڈاکٹر شیر علی

Abstract

Allah Almighty bestowed Prophet Muhammad with number of miracles. These miracles have many facets and implications. One of them is *da'wah* and preaching. This article discusses this side of Prophetic miracles. It explores that perseverance and sincerity are the basic requirement and need for preaching and *da'wah*. Allah Almighty helps His servants from the unseen, just as He helped the Holy Prophet on different occasions. In spite of many unfavorable circumstances, Prophet's perseverance and trust in Allah made him successful. There are number of preaching implications of the Meccan age miracles. Those involved in *da'wah* and preaching should seek guidance from these miracles and pave the way for the success of their mission.

Key Words: Miracles, Meccan age, Missionary implications

اللہ تعالیٰ نے آں جناب ﷺ کو بہت سے معجزات عطا کیے۔ ان معجزات کے بہت سے پہلو اور مضمرات ہیں۔ ان میں سے ایک رخ ان معجزات کا دعوتی و تبلیغی رخ ہے، جس سے متعلق بہت کم دادِ تحقیق دی گئی ہے۔ چناں چہ اس مضمون میں زیر نظر تناظر میں آں حضور ﷺ کے مکی عہد سے متعلق معجزات کو موضوعِ تحقیق بنایا گیا ہے۔

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبۂ علوم اسلامیہ و عربی، جی سی یونی ورسٹی فیصل آباد
** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ علوم اسلامیہ و عربی، جی سی یونی ورسٹی فیصل آباد

معجزۂ قرآنی کا دعوتی و تبلیغی اسلوب

قرآن ایک مسلسل اور دائمی معجزہ ہے۔ جس کے بارے میں کہا گیا ہے کہا گر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کی مثل نہ لا سکیں گے۔[2] اس معجزے کے دعوتی و تبلیغی پہلو کو دیکھیں تو یہ چیز سامنے آتی ہے کہ قرآن مجید کو اللہ تعالی نے ہدایت کا سرچشمہ بنا کر بھیجا ہے اور ہدایت بھی تمام انسانوں کے لئے ہے۔ دنیامیں مختلف رنگ، نسل، زبان اور مختلف سوچ کے حامل افراد پائے جاتے ہیں یقینی طور پر ہر شخص دوسرے شخص سے مختلف فہم وادراک رکھتا ہے۔ جب قرآن تمام انسانوں سے مخاطب ہے تو پھر مخاطب کی سوچ و فہم کے مطابق قرآن کا دعوتی و تبلیغی اسلوب مختلف ہونا ضروری تھا۔ چناں قرآن نے تبلیغ ودعوت کے حوالے سے اس بات کو ملحوظ خاطر رکھا ہے، جس سے متعلق مختصر شواہد و دلائل درج ذیل ہیں۔

قصصی اسلوب دعوت

قرآن مجید نے سابقہ امم وانبیاکے واقعات وقصص کو تفصیل کے ساتھ ذکر کیاہے۔قرآن مجید کا یہ اسلوب دعوتِ دین کے لئے بہت ہی مفید رہاہے، کیونکہ مخاطبین کا تعلق اکثر اہل کتاب سے تھا نیز مشرکین مکہ بھی اپنے آپ کو دین حنیف پر کاربند سمجھتے تھے، پھر اس وجہ سے بھی قرآن میں قصصی اسلوب کو اختیار کیاہے کہ لوگ واقعات وقصص کو جلدی ذہن میں بٹھاتے ہیں ۔قرآن مجید نے قصص وواقعات کو بیان کرکے لوگوں کے اذہان کو اسلام کے قریب کیا ہے ۔مثلاً فرمایا: بیشک ان کی خبروں سے، عقل مندوں کی آنکھیں کھلتی ہیں، یہ کوئی بناوٹ کی بات نہیں، لیکن اپنے سے اگلے کاموں کی، تصدیق ہے اور ہر چیز کا مفصّل بیان اور مسلمانوں کے لئے ہدایت ورحمت۔[3]

قرآن کا تمثیلی اسلوبِ دعوت

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر تمثیلات ذکر کی ہیں۔ تمثیل سے بھی دعوت دین کو لوگوں کے سامنے آسان کرکے پیش کرنا مقصود تھا۔ذیل میں چند ایک قرآنی تمثیلات ذکر کی جاتی ہیں مگر قرآن میں اس طرح کی مثالیں نہیں ہیں جن مین جھوٹ اور کذب یقینی ہوتا ہے اور نہ ہی اس طرح کی امثال کہ جو لوگوں کی زبانوں پر جاری وساری ہوں۔قرآن مجید نے تمثیلات ذکر کی ہیں ایک چیز کو دوسری کے ساتھ بطور مشابہت ذکر کیا گیاہے۔حیاتِ دنیا کی تمثیل یوں ذکر کی گئ ہے: دنیا کی زندگی کی کہاوت تو ایسی ہی ہے جیسے وہ پانی کہ ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین سے اگنے والی چیزیں سب گھنی ہو کر نکلیں جو کچھ آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا سنگار لے لیا اور

---

[2] بنی اسرائیل 17: 88۔

[3] یوسف 12: 111۔

خوب آراستہ ہو گئی اور اس کے مالک سمجھے کہ یہ ہمارے بس میں آ گئی ہمارا حکم اس پر آیا رات میں یا دن میں تو ہم نے اسے کر دیا کاٹی ہوئی گویا کل تھی ہی نہیں ہم یونہی آیتیں مفصّل بیان کرتے ہیں غور کرنے والوں کے لئے۔[4]

قرآن کریم کا سب سے بڑا ہدف لوگوں تک ایمان کی دعوت پہنچانا ہے۔قرآن مجید نے مختلف امثال کے ذریعے اللہ اور رسول کی طرف بلایا ہے۔لوگ شرک وبدعت اور گمراہی میں مشغول تھے۔بتوں کی عبادت جاری تھی۔اللہ تعالیٰ نے بتوں کے معبود ہونے پر غلاموں کی تمثیل دی کہ ایسے تم اپنی جایداد میں غلاموں کو شریک نہیں ٹھہراتے ہو۔توکیسے تم اللہ کی عبادت میں بتوں کو شریک ٹھہراتے ہو۔[5]

ترغیب وترہیب

قرآن مجید نے لوگوں کو دین اور نیک کاموں کی طرف رغبت دلائی ہے اور اس رغبیت کے ثمرات وانعامات کو بھی ذکر کیاہے ،اور ساتھ ساتھ قرآن مجید نے لوگوں کو ترہیب بھی بیان کی ہے۔ اگرقرآن کسی مقام پر جنت کا ذکر کرتا ہے توساتھ ہی دوزخ کی وعید بھی ذکر کرتا ہے ، جیسے حضرت ہود علیہ السلام اوران کی قوم کے متعلق ارشاد فرمایا کہ تمھیں اس پر اچنبھا ہوا کہ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں سے ایک مرد کی معرفت کہ وہ تمہیں ڈرائے اور یاد کروجب اس نے تمھیں قوم نوح کا جانشین کیااور تمھارے بدن کا پھیلاؤ بڑھایاتواللہ کی نعمتیں یاد کرو کہ کہیں تمھارا بھلا ہو۔[6]

معجزۂ معراج النبی ﷺ کا دعوتی و تبلیغی مطالعہ

واقعہ معراج نے جہاں اہل مکہ کو حیران وپریشان کر دیا کہ کس طرح ایک شخص راتوں رات سفر کرکے بیت المقدس ،سدرۃ المنتہی اور دیدارالٰہی کیاہے، وہی پر معراج النبی نے مسلمانوں کے ایمان واعتقاد کو بھی مضبوط کیا، کیونکہ کفارمکہ نے واقعہ معراج کاانکار کیااور کفاریہ سمجھ رہے تھے کہ نعوذ باللہ محمد عربی ﷺ نے ایک ایسا جھوٹ بولا ہے، جس کا خود مسلمان بھی انکار کریں گے مگر حقیقت اس کے برعکس ثابت ہوئی۔یہی وجہ ہے کہ کفارمکہ نے سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق کو یہ بات بتاکران کے ایمان کو کمزور کرناچاہا جیسے تاریخ الخلفا میں ہے:

> **عن عائشة قالت جاء المشركون الى ابی بكر فقالوا هل لک الیٰ صاحبک يزعم انه اسرى به الیلة الیقالوا نعم فقال لقد صدق انی لاصدقه بابعد من ذلک بخير السماء غدوة وروحة فلذلک سمى الصديق۔**[7]

---

[4] یونس10 :24۔

[5] الروم30 :28۔

[6] الاعراف7 :69۔

[7] جلال الدین سیوطی، تاریخ الخلفاء (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س ن)، 12 ۔

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ جب معراج ہوئی تو کفار حضرت ابو بکر صدیق کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ کیا آپ نے اپنے دوست محمد عربی کی معراج والی خبر ایسے ایسے سنی ہے ؟آپ نے فرمایا ہاں اور کہنے لگے کیا نبی پاک نے ایسی بات کہی ہے؟ وہ بولے کہ آپ سے ہی کہی ہے جس پر آپ نے فرمایا کہ میں واقعہ معراج کی تصدیق کرتا ہوں اس وجہ سے آپ کا نام صدیق پڑ گیا۔

معجزۂ معراج اور فرضیت نماز

معجزہ معراج کا سب سے بڑا دعوتی و تبلیغی پہلو نماز کی فرضیت ہے۔ معراج سے قبل مسلمان صرف تین نمازیں پڑھتے تھے مگر معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر پانچ نمازیں فرض کر دی ۔[8]

مشاہدات معراج دعوت و تبلیغ کا اہم ذریعہ

معراج آسمانوں کی سیر تھی۔ اللہ تعالیٰ اصل میں نبی پاک ﷺ کو جنت و دوزخ کے مشاہدات کروائے تاکہ آپ دنیا میں تشریف لا کر اپنی امت کو جنت و دوزخ و دیگر اقوام کے حال بیان کریں تاکہ ان کا ایمان مضبوط ہو اور ان میں اللہ کا خوف وڈر پیدا ہو۔ اس ضمن میں مجاہدین کی فضیلت، نماز چھوڑنے پر وعید، لوگوں پر ظلم کرنے والوں کا ذکر، زنا پر وعید، امانتوں میں خیانت اور وعدہ خلافی کی مذمت، بے عمل خطیبوں کو وعید، بدکلامی کی مذمت، جنت کی رغبت، دوزخ کی حرارت و گرمی کا بیان وغیرہ پہلو نہایت اہم مضمرات کے حامل ہیں۔

معجزہ شق قمر کا دعوتی و تبلیغی مطالعہ

عہد مکہ میں نبی پاک ﷺ کے بڑے بڑے اور مشہور معجزات میں سے ایک معجزۂ شق قمر ہے۔ کفار مکہ کا خیال تھا کہ محمد ﷺ ایک جادو گر ہیں۔ جادو کے ذریعے سے معجزات کا ظہور کرتے ہیں۔ لیکن ان کو اس بات کا بھی پتہ تھا کہ جادو/سحر کا اثر آسمان پر نہیں ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں جادو صرف زمینی اشیا میں ہو سکتا ہے۔ اس وجہ سے انھوں نے آسمانی معجزہ طلب کیا۔ معجزہ شق قمر کا ذکر قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ آیا ہے۔ فرمایا قیامت قریب آگئی اور شق ہو گیا چاند۔ اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو منہ پھیرتے اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے جو چلا آتا ہے ۔[9] اس ضمن میں جو تفاصیل آئی ہیں ان کی تو سے قبل از نبوت (9ھ نبوت) میں رسول اللہ ﷺ ایک رات کو مکہ میں منیٰ میں مقام پر تھے کہ رؤسائے قریش ابو جہل بن ہشام ولید بن مغیرہ، عامر بن وائل، معاص بن ہشام، اسود بن عبد یغوث، اسود بن مطلب وغیرہ کفار قریش آپ ﷺ کے پاس آئے اور مطالبہ کیا کہ اگر آپ دعوائے نبوت میں سچے ہیں تو ہمیں چاند شق کر کے دکھائیں، یعنی چاند کے دو ٹکڑے کر دو۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں نے کر دیا تو تم ایمان لے آؤ گے ؟ وہ بولے ہاں ضرور ایمان لے آئیں گے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے رب کریم کے حضور اس کی دعا کی اور اپنے دست مبارک کی شہادت کی انگلی سے چاند کی

---

[8] اس سلسلے میں تفصیلات کے لیے دیکھیے: مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث 1، 259: 97۔

[9] القمر 54 :1-2۔

طرف اشارہ کیا تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا، یہاں تک کہ ان لوگوں نے کوہِ حرا کو ان دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔ یہ واقعہ چاند کی چودھویں رات کو پیش آیا۔ آپ ﷺ نے وہاں موجود صحابہ کرام سے فرمایا گواہ رہو پھر آپ ﷺ نے باآواز بلند ہر ایک مشرک کا نام لے کر فرمایا اے فلاں بن فلاں گواہ رہو۔ ان لوگوں نے بھی اچھی طرح دیکھ لیا کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے اور کوہ حرا ان دونوں کے درمیان تھا۔ تو سب نے یہ روشن نظارہ دیکھا۔ کفار بولے یہ محمد کا جادو ہے۔ ان میں سے ایک بولا اگر تم پر جادو کر دیا گیا ہے تو دنیا میں اور لوگ بھی ہیں ان پر تو جادو نہیں کیا گیا۔ مسافروں کو دوسرے مقامات سے آنے دو ان سے پوچھو کہ انھیں بھی چاند کے دو ٹکڑے نظر آئے۔ جب باہر کے مختلف مقامات سے مسافر مکہ میں آتے رہے اور یہ کفار قریش ان لوگوں سے پوچھتے رہے تو سب نے بتایا کہ چاند دو ٹکڑے ہوا تھا، لیکن رؤسائے قریش کے دلوں پر تالے پڑ چکے تھے وہ اس پر بھی دولت ایمان سے محروم رہے اور اس پر ابو جہل بولا یہ تو بڑا مضبوط جادو ہے۔[10]

معجزہ شق قمر اور دعوت و تبلیغ

کفار مکہ نے شق قمر کا مطالبہ کیا تھا جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ آپ کے ہاتھ پر ظاہر کر دیا۔ معجزہ شق قمر کا مطالبہ ہی دعوت و تبلیغ ہی کے سلسلہ میں تھا کیونکہ کفار مکہ اپنی ہٹ دھرمیوں کی وجہ سے ایمان نہیں لا رہے تھے۔ نبی پاک ﷺ کفار مکہ کے اسلام لانے کے لیے دعوت و تبلیغ کے نئے نئے طریقے اور اسالیب اختیار کر رہے تھے کہ کسی طرح یہ لوگ جہالت سے نکل کر راہ راست پر آ جائیں۔ اور دوسری طرف یہ لوگ نبی پاک ﷺ کو تنگ کرنے کے ساتھ ساتھ تکالیف بھی پہنچا رہے تھے کہ کسی طرح آپ آپنے تبلیغی و دعوتی مشن سے باز آ جائیں۔ محدثین اور مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ واقعہ ہجرت سے قتریبا 5 سال پہلے منی کے مقام پر پیش آیا اس سورہ کا پس منظر نبی کریم ﷺ کی دعوت و تبلیغ کے جواب میں کفار مکہ کا رویہ تھا کہ جس کے جواب میں انھیں یہ ایک عظیم الشان نشانی دکھا کر متنبہ کیا گیا تھا۔ نبی کریم ﷺ جن تین بنیادی عقائد کی طرف دعوت دے رہے تھے یعنی توحید، رسالت، اور آخرت، ان تینوں میں سے آخرت کے بارے میں وہ سخت نکتہ چینی کرتے تھے اور اس بات پر تعجب کا اظہار کیا کرتے تھے کہ کس طرح چاند پھاڑ دیا جائے گا اور سورج بجھا دیا جائے گا اور مرنے کے بعد قبروں میں ہماری ہڈیاں گل کر مٹی ہو جائیں ہم کیونکر زندہ کئے جائیں گے اس تنقید کے ساتھ وہ نبی کریم ﷺ سے نشانیاں اور معجزے طلب کیا کرتے تھے۔ ایسے میں شق القمر کا معجزہ دکھلا کر یہ ثابت کیا گیا کہ جس طرح یہ تمھاری آنکھوں کے سامنے پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا اسی طرح قیامت میں اس کا پھٹنا دور نہیں۔ معجزہ شق قمر سے جو تبلیغی و دعوتی مقاصد حاصل ہوئے ان میں کفار مکہ کے مطالبہ کو پورا کرنا، کفار مکہ کے جادو گر جیسے الزامات کا جواب، کفار مکہ کو اس بات کی طرف دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ سب کا خالق ہے، آسمان، چاند، ستارے سب کے سب اسی کے حکم پر چل رہے ہیں، للذا اسی کی عبادت کرو، اہل مکہ کو یہ باور کرانا کہ تم اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہو، کفار مکہ کو عقیدہ آخرت کی دعوت و تبلیغ کرنا کہ جو ذات چاند کو دو ٹکڑے کر سکتی ہے وہ تم کو قبر سے دوبارہ

---

[10] طالب ہاشمی، معجزات سرور کونین (لاہور: مکتبہ اسلامیہ، س ن)، 60، 61۔

اٹھا سکتی ہے اور تم کو حساب و کتاب کے لئے یوم محشر جمع کرنے پر بھی قدرت رکھتی ہے، وغیرہ ایسے اہم دعوتی و تبلیغی پہلو پائے جاتے ہیں۔

معجزہ شق صدر کا دعوتی و تبلیغی مطالعہ

معجزہ شق صدر کی متعدد روایات ہیں جن کے مطابق شق صدر پانچ مرتبہ ہوا ہے ان میں سے صرف دو مرتبہ بعثت نبوی کے بعد ہوا ہے، جب کہ تین مرتبہ اعلان نبوت سے قبل شق صدر ہوا ہے۔ جب کہ نبی پاک ﷺ نے دعوت و تبلیغ کا آغاز اعلان نبوت کے بعد کیا ہے۔ پھر شق صدر کا ایک ایسا معجزہ ہے، جس کا تعلق صرف اور صرف نبی پاک کی ذات کے ساتھ ہے، نیز معجزہ شق صدر کا ظہور کفار مکہ کے مطالبہ پر بھی نہیں ہوا۔ شق صدر کا مقصد نبی پاک ﷺ کے سینہ مبارک کو کھولنا تھا۔ ذیل میں شق صدر کے تبلیغی و دعوتی مقاصد ذکر کئے جاتے ہیں۔

شق صدر اور دعوتِ توحید

اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک تمام چیزوں کا مالک ہے وہ ان کے شرح صدر کرنے پر بھی قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤمنوں میں سے جسے چاہتا ہے پسند فرماتا ہے۔ اسے توحید، معرفت اسماء الحسنی اور اپنی بلند صفتوں کا علم عطا فرماتا ہے اور جو بہت زیادہ خوف الٰہی اور بہت زیادہ تعظیم کرتا ہو، اللہ تعالیٰ اسکے دل میں نور عطا فرماتا ہے۔ تمام اسرار اس پر واضح فرما دیتا ہے اور شہوات کو دور فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے قلب مبارک کو توحید کی معرفت کے لیے کھول دیا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا کہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے۔[11]

شق صدر اور وسعتِ علم

اللہ تعالیٰ نے شق صدر سے نبی پاک کے سینہ مبارک کو علم کے لیے کھول دیا۔ اس میں علوم و معارف اور علم نافع کے وسیع پہلو پائے جاتے ہیں۔ شق صدر کا سب سے اہم پہلو علم حضور کی وسعتِ علم ہے۔ پھر علم کہ تلاش میں مشقت کی نشان دہی کا پہلو۔ ان علما کی سیرت و کردار پر نظر دوڑائیں جنھوں نے نفع بخش علم حاصل کیا اور عمل کیا۔

معجزۂ شق صدر اور تطہیر قلب

معجزہ شق صدر کا سب سے اہم دعوتی و تبلیغی مقصد تطہیر قلب ہے۔ نبی پاک ﷺ کے سینہ مبارک سے بھی شیطان کا حصہ نکال دیا گیا۔ لہٰذا شق صدر سے امت کے لیے درس ہے کہ تم بھی اپنے سینوں کی تطہیر کا کام کرو، کیونکہ تمام نفسانی خواہشات کا مرکز یہی دل اور جب دل صاف ہوتا ہے تو انسان کا دل اللہ کی محبت سے بھر جاتا ہے۔

اسرار و معارف کے علم سے ہم کنار

---

[11] الزمر 39 : 22۔

انسانی جسم میں دل ایک ایسا حساس عضو ہے جسے ذرا سی ٹھوکر لگے یا صدمہ پہنچے تو انسانی حیات معرض خطر میں پڑ جاتی ہے، اور زندگی کا چراغ گل ہو جاتا ہے۔ یہاں حضور ﷺ نے فرشتوں کا سارا عمل اول سے آخر تک بچشم خود ملاحظہ فرمایا۔ انھیں قلب اطہر کو چیرتے، پھٹکی نکالتے اور انوار و حکمت سے بھرتے دیکھا، مگر ایک لحظہ کے لیے بھی بے خبر اور بے ہوش نہ ہوئے۔ حیات مقدسہ کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہوا، جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ یہ ایک مافوق الطبعی عمل تھا جس کی کیفیات کو ہم اپنے محدود علم و فن کے ذریعے نہیں سمجھ سکتے اور نہ ہی علم مادی پر اسے قیاس کر سکتے ہیں۔ یہ ان خصائص میں سے ہے جو صرف حضور ﷺ کو ہی عطا فرمائے گئے ہیں۔ اس واقعہ سے یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ جسمانی بلوغ کے بعد بھی ان کے وجود مسعود کو اس جرم سے پاک کر دیا گیا ہے، جو عام انسانی اجسام میں ہوتا ہے اور وہ شیطان کا مقام و مسکن بنتا ہے۔[12]

شیطانی وسوسے سے محفوظ رکھنے کی تبلیغ

انسانی جسم میں کچھ اجزاء اور اعضاء ایسے ہیں کہ تکمیل خلقت کے لیے ان کا پیدا کیا جانا ضروری ہے، مگر بعد میں طہارت و نظافت کے نقطہ نظر سے ان کو جسم سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے، جیسے ناخن اور غیر ضروری بال بڑھ جائیں تو کاٹ دیے جاتے ہیں اسی طرح سودائے قلب بھی جسم انسانی کا ایک حصہ ہے، اگر ابتدا سے ہی پیدا نہ کیا جاتا تو خلقت مکمل نہ ہوتی اس لیے آپ ﷺ تمام اجزائے انسانی سمیت پیدا ہوئے۔ پھر خصوصی عنایت کے ذریعے اس کو علیحدہ کر دیا گیا تاکہ نوع انسانی کو بتایا جاسکے کہ حضور ﷺ عالم بشریت کے وہ فرد کامل ہیں جن کی اتباع تم آنکھیں بند کرکے کر سکتے ہو، کیونکہ شیطان کے لیے ان کے قریب آنے کی کوئی راہ ہی نہیں ہے۔ ہر ہستی ہر پہلو سے اس کی اثر انگیزی سے محفوظ ہے۔ اس لیے کہ ان کے جسم میں وہ مادہ ہی نہیں رہنے دیا گیا جو اس کا وسوسہ قبول کرتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ واضح کر دیا گیا کہ حضور ﷺ کی ذات اقدس "یوسوس فی الصدور الناس" کے شیطانی عمل سے کلیتاً محفوظ ہے۔[13]

قلبی و بدنی طہارت کی تبلیغ

شق صدر سے نبی پاک ﷺ کے دل اور بدن کی طہارت مقصود تھی: **ان صدر ہ وعمدہ عشر سنین ثم غسلہ بماء زمزم لاغسل طہور والطہور ،شطرالایمان ۔**[14] شق صدر دس سال کی عمر میں زمزم کے ساتھ ہوا ہے۔ سینۂ مبارک کو آب زمزم سے غسل اس وجہ سے دیا گیا کہ طہارت مقصود تھی۔ شق صدر سے جو تبلیغی و دعوتی مقاصد سامنے آتے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ شق صدر اس وجہ سے کیا گیا کہ تاکہ آپ کے سینہ مبارک کی تطہیر ہو اور اس میں اللہ کی معرفت

---

[12] طاہر القادری، سیرۃ الرسول (لاہور: منہاج القرآن، 2000ء)، 2: 253۔

[13] قادری، سیرۃ الرسول، 2: 395۔

[14] سہیلی، الروض الانف، 3: 426۔

مکمل طریقہ سے سماجائے۔ لہٰذا امت محمدیہ کے لیے اس میں جو درس ملتا ہے، وہ یہ ہے کہ امت بھی اپنے سینوں کی تطہیر کا سامان پیدا کرے، کیونکہ دل ایک ایسا مقام ہے جہاں اللہ کی رحمتوں اور اسرار و رموز کا نزول ہوتا ہے۔

ہجرت کے وقت کفار کے نرغے سے بچ نکلنا

ہجرت مدینہ کے وقت حضور ﷺ جس طرح سے کفار کے نرغے سے بچ کر مکے سے نکلے وہ بھی ایک نہایت اہم معجزہ ہے۔ حضور ﷺ سے خاک کی ایک مٹھی کفارِ مکہ پر پھینکی اور روانہ ہو گئے، ان کو جاگتی آنکھوں کے باوصف معلوم نہ ہو سکا کہ آپ ان کی دسترس سے نکل چکے ہیں۔ قرآن نے اس خاک پھینکنے کے فعلِ نبوی کو اللہ کے فعل سے تعبیر کیا ہے کہ: وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ۔[15]

اس معجزے کا تبلیغی و دعوتی پہلو یہ ہے کہ اس کے ذریعے اہل نظر کو حضور ﷺ کی صداقت کی طرف متوجہ کیا گیا نیز یہ بات واضح ہوئی کہ جب اللہ آدمی کی مددگار ہو تو بڑی سے بڑی طاقت بھی اس کو گزند نہیں پہنچا سکتی۔

خلاصۂ بحث

حضور ﷺ کے معجزات کے جو دعوتی و تبلیغی پہلو سامنے آتے ہیں ان میں سے اہم یہ ہیں کہ دعوت دین میں بنیادی شرط استقامت اور خلوص ہے۔ دعوت دین کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو خاطر میں نہیں لانا چاہیے۔ خلوص اور استقامت کی صفات ہوں تو اللہ تعالیٰ غیب سے اپنے بندے کی مدد کرتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے مختلف مواقع پر حضور ﷺ کی مدد فرمائی۔ بہت دفعہ انتہائی ناسازگار حالات کے باوجود آپ ﷺ کی استقامت اور اللہ پر بھروسے نے آپ کو سرخرو کیا۔ حضور ﷺ کے مکی عہد کے مذکورہ اور اس نوعیت کے متعدد دیگر معجزات میں بہت سے دعوتی اور تبلیغی مضمرات ہیں۔ دعوت و تبلیغ سے وابستہ حضرات کو ان سے رہنمائی حاصل کرکے اپنے مشن کی کامیابی کی راہ ہموار کرنی چاہیے۔

---

[15] الانفال 8: 17۔